سورة الحشر

آيات : 8 -10

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ
يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا وَّيَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓـئِكَ
هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۸﴾ وَالَّذِيۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالۡاِيۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّوۡنَ
مَنۡ هَاجَرَ اِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُوۡنَ فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَ
يُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ وَلَوۡ كَانَ بِهِمۡ خَصَاصَةٌ ؕ قف وَمَنۡ يُّوۡقَ شُحَّ
نَفۡسِهٖ فَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ ﴿۹﴾
وَالَّذِيۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ يَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا
الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۰﴾ ع

مطالعہ حدیث

- أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ :
- " إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ،

وَلا تَحَسَّسُوا وَلا تَجَسَّسُوا وَلا تَنَافَسُوا وَلا تَحَاسَدُوا

وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا متفق علیه

- تم بدگمانی سے بچو۔ کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ اور عیبوں کی ٹوہ مت لگاؤ اور نہ جاسوسی کرو۔ اور نہ دوسرے کا حق غصب کرنے کی حرص اور اس کے لیے کوشش کرو۔ نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔ نہ باہم بغض رکھو۔ نہ ایک دوسرے کو پیٹھ دکھاؤ۔ اور اے اللہ کے بندو ! تم بھائی بھائی ہو جاؤ۔

آیات:1-5 بنی نضیر کے
خلاف فردِ جرم کہ انہوں نے اللہ
اسکے رسولؐ اور اسلامی ریاست کے
خلاف معاہدہ ہوتے ہوئے دشمنی
اختیار کی

آیات :6-10
جلاوطنی کے نتیجے میں ملنے والے
اموالِ فئے کی تقسیم کے احکام اور
انکی (6) مدات

آیات 17-11
حق و باطل کی اس کشمکش میں
منافقین کی منافقت کے اسباب
کی نشاندہی

آیت 18-24 ایمان کے
دعوے داروں کو خطاب اور سامانِ
نصیحت- حقیقی ایمان سے بہرہ ور ہونے
کی تلقین - قران کی توصیف اور اللہ
کے اوصاف جلال و جمال

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِيۡنَ الَّذِيۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ

لِلۡفُقَرَآءِ - غریبوں کے لیے

الۡمُهٰجِرِيۡنَ - مہاجرین

الَّذِيۡنَ - جو

اُخۡرِجُوۡا - نکالے گئے

مِنۡ - سے

دِيَارِهِمۡ - اپنے گھروں

{ غریب مہاجرین کے لیے }

دار کی جمع دیار

وَ اَمۡوَالِهِمۡ يَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا

وَ اَمۡوَالِهِمۡ - اور انکے مال

يَبۡتَغُوۡنَ - چاہتے ہیں

- ماده : ب غ ي بغی: چاہنا، طلب کرنا (حد سے تجاوز کر کے)
- اِبْتِغَاءَ: کوشش کے ساتھ کسی چیز کا طلب کرنا

فَضۡلًا - فضل - فضل: احسان، چیز یا نعمت کا بغیر استحقاق کے ملنا

مِّنَ اللّٰهِ - اللہ کا

وَ رِضۡوَانًا - اور خوشنودی

وَّيَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۞ ٨

نَصَرَ يَنْصُرُ ، نَصْرًا مدد کرنا

وَّيَنۡصُرُوۡنَ - اور مدد کرتے ہیں

اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ - اللہ اور اس کے رسول کی

اُولٰٓـئِكَ - یہی لوگ

هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ - سچے (راستباز) ہیں

- مادہ: ص د ق
- صدق: سچ ، دل اور زبان کی ہم آہنگی
- صَادِق: سچ بولنے والا صَادِق کی جمع صّٰدِقُوْنَ

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِہِمۡ وَ
اَمۡوَالِہِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانًا وَّ یَنۡصُرُوۡنَ اللّٰہَ
وَ رَسُوۡلَہٗ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ﴿۸﴾

(نیز وہ مال) اُن غریب مہاجرین کے لیے ہے جو اپنے گھروں اور
جائدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور
اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کی حمایت
پر کمربستہ رہتے ہیں۔ یہی راستباز لوگ ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ

وَالَّذِيْنَ - اور جنہوں نے (اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے)

تَبَوَّؤُ - بنالیا تھا (آباد کر لیا تھا)

- مادہ: ب و أ
بَوَّاَ : آباد ہونا (II)	تَبَوَّاَ : آباد کرنا (V)

- وَلَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ 10/93

- اور البتّہ دیا ہم نے بنی اسرائیل کو ٹھکانا پسندیدہ اور کھانے کو دیں ہم نے اُنہیں پاکیزہ چیزیں

اَلدَّارَ - گھر (مدینہ کو) (مجازاً یہ لفظ شہر، علاقے اور دنیا کے لیئے بھی بولا جاتا ہے)

وَالْاِيْمَانَ - اور ایمان لائے

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ يُحِبُّوۡنَ مَنۡ هَاجَرَ اِلَيۡهِمۡ وَلَا يَجِدُوۡنَ

مِنۡ قَبۡلِهِمۡ - ان سے پہلے

- مراد انصار ہیں

يُحِبُّوۡنَ - وہ محبت کرتے ہیں

مَنۡ - ان سے جو

- ان سے جنہوں نے

هَاجَرَ - ہجرت کی

اِلَيۡهِمۡ - انکی طرف

وَلَا - اور نہیں

يَجِدُوۡنَ - پاتے (وہ)

وَجَدَ يَجِدُ وَجۡدًا و وَجُودًا پانا

فِى صُدُوۡرِهِمۡ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَيُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰٓى اَنۡفُسِهِمۡ

فِىۡ صُدُوۡرِهِمۡ - اپنے دلوں میں

حَاجَةً - کوئی حاجت

مِّمَّاۤ (مِنۡ مَا) - اس سے جو

اُوۡتُوۡا - انھیں دیا گیا

اٰتٰی يُؤۡتِیۡ اِيتَاءٌ دینا- عطا کرنا

وَيُؤۡثِرُوۡنَ - اور ترجیح دیتے ہیں

- مادہ: أ ث ر
- اَثَر: کسی ایسی چیز کا حاصل ہونا جو اصل چیز کے وجود پر دلالت کرے- نشانی

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

- آثَرَ يُؤْثِرُ ، إِيثارًا (IV) : کسی کو کسی پر ترجیح دینا، فضیلت دینا
- ایثار : کسی کو افضل سمجھ کر اپنے اوپر ترجیح دینا اور اپنے مفاد کی قربانی دینا

عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ - اپنی جانوں پر - (اپنے آپ پر)

وَلَوْ - اگرچہ

كَانَ - ہو

بِهِمْ - وہ خود

خَصَاصَةٌ - حاجتمند

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

- مادہ : خ ص ص — خَصَّ يَخَصُّ خَصَاصةً....
- خَصَّ : خاص کرنا ، خاص (امتیازی) برتاؤ کرنا، مفلس ہونا
- خَصَاص: مکان کی دیوار میں شگاف (خَصَاصَ الْبیت)
- دیوار میں شگاف اور اسکی شکستگی اور خستہ حالی کی نسبت سے یہ لفظ بھی خستہ حالی کے معنی دیتا ہے
- خَصَاصَةٌ: احتیاج، بھوک، خستہ حالی — خَصَّ ۔ يَخَصُّ کا مصدر
- اردو میں : خاص، خاصان ، خصوص ، خاصا، خصاصاً، خاصی

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ﴿٩﴾

وَمَنْ - اور جو

يُّوْقَ - بچا لیے گئے

- مادہ : و ق ي
- وَقٰى - يَقِي - بچانا
- اِتَّقٰى يَتَّقِي بچنا، ڈرنا

شُحَّ - بخل (لالچ)

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ٩

نَفْسِهٖ - اپنے نفس کے

فَاُولٰٓئِكَ - پس وہ لوگ ہیں

هُمُ - وہ (وہی)

الْمُفْلِحُوْنَ - فلاح پانے والے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ⑨

- مادہ : ش ح ح
- شُحَّ : بخل کرنا، حرص و لالچ کرنا
- جب بخل اور لالچ دونوں جمع ہو جائیں تو اسے شُحَّ کہتے ہیں
- یہ شدتِ حرص کا دوسرا نام ہے
- ہر وقت مال سمیٹنے کی فکر کرتے رہنا اور خرچ کرنے میں بخل کرنا
- بخل کیا ہے؟
- اپنے مال سے ایسی جگہ بھی خرچ نہ کرنا جہاں کرنا چاہیئے

وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ ⑨

شُحَّ : عربی زبان میں کنجوسی اور بخل کے لیے استعمال ہوتا ہے، مگر جب اس لفظ کو نفس کی طرف منسوب کرکے شح نفس کہا جائے تو یہ تنگ نظری، تنگ دلی، کم حوصلگی، اور دل کے چھوٹے پن کا ہم معنی ہو جاتا ہے جو بخل سے وسیع تر چیز ہے، بلکہ خود بخل کی بھی اصل جڑ وہی ہے۔

اسی کی وجہ سے آدمی دوسرے کا حق ماننا اور ادا کرنا تو درکنار اس کی خوبی کا اعتراف تک کرنے سے جی چراتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں سب کچھ اسی کو مل جائے اور کسی کو کچھ نہ ملے۔ دوسروں کو خود دینا تو کجا، کوئی دوسرا بھی اگر کسی کو کچھ دے تو اس کا دل دکھتا ہے۔ اس کی حرص کبھی اپنے حق پر قانع نہیں ہوتی بلکہ وہ دوسروں کے حقوق پر دست درازی کرتا ہے،

- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " خَصْلَتَانِ لا تَجْتَمِعَانِ فِي مُؤْمِنٍ : الْبُخْلُ وَسُوءُ الْخُلُقِ " جامع الترمذي
- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : " شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ ، أَوْ جُبْنٌ خَالِعٌ " سنن أبي داود ، مسند أحمد ...
- آدمی میں دو خصلتیں بہت ہی بری ہیں۔ انتہائی کنجوسی اور انتہائی بزدلی

وَ الَّذِیۡنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ الۡاِیۡمَانَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ یُحِبُّوۡنَ مَنۡ ہَاجَرَ
اِلَیۡہِمۡ وَ لَا یَجِدُوۡنَ فِیۡ صُدُوۡرِہِمۡ حَاجَۃً مِّمَّاۤ اُوۡتُوۡا وَ یُؤۡثِرُوۡنَ
عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ وَ لَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ ؕ قف وَ مَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ
فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۚ ﴿۹﴾

اور یہ (ان لوگوں کے لیے بھی) جو مقیم تھے دارالہجرۃ میں اور ایمان لا چکے تھے مہاجرین کی آمد سے پہلے، محبت کرتے ہیں ان لوگوں سے جو ہجرت کر کے آئے ان کے پاس اور نہیں پاتے اپنے دلوں میں کوئی حاجت تک بھی اس چیز کی جو انھیں دی جائے اور ترجیح دیتے ہیں دوسروں کو اپنی ذات پر اگرچہ ہوں خود حاجتمند۔ اور جو بچا لیے گئے اپنے دل کے لالچ سے سو وہی ہیں در حقیقت فلاح پانے والے۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ

وَالَّذِينَ - اور وہ لوگ جو

جَاءُوْ - آئے

- مادہ - ج ي أ

جَاءَ يَجِيءُ - آنا

- جَاءَ - وہ آیا

جَاءُوْ - وہ آئے

مِن - سے

بَعْدِهِمْ - ان کے بعد

يَقُولُونَ - کہتے ہیں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ

رَبَّنَا - اے ہمارے رب

اغْفِرْ لَنَا - بخش دے ہم کو

وَلِاِخْوَانِنَا - اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی،

الَّذِيْنَ - جو

سَبَقُوْنَا - سبقت لے گئے ہم پر

بِالْاِيْمَانِ - ایمان میں

وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

وَلَا - اور نہ

تَجۡعَلۡ - تو رکھ

فِىۡ قُلُوۡبِنَا - ہمارے دلوں میں

غِلًّا - کوئی بغض

- مادہ : غ ل ل
غَلَّ يَغِلُّ غِلًّا: دل میں کسی کے لیئے کینہ رکھنا

- غِلّ: کینہ کی شدت، بیر، پوشیدہ دشمنی (اسکے کئی اور معنی بھی ہیں)

لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا - ان کے لیے جو ایمان لائے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

رَبَّنَآ - اے ہمارے پروردگار

اِنَّكَ - بیشک تو

رَءُوْفٌ - انتہائی شفیق

- مادہ: رأف
- رافة: کسی کی تکلیف دیکھ کر دل بھر آنا، رقت طاری ہونا، ترس کھانا
- رؤوف: رقیق القلب (جسکا کسی کا دکھ دیکھ کر دل بھر آتا ہو)

رَّحِيْمٌ نہایت رحم والا

وَ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَ
لِاِخۡوَانِنَا الَّذِیۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِیۡمَانِ وَ لَا تَجۡعَلۡ فِیۡ قُلُوۡبِنَا
غِلًّا لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّکَ رَءُوۡفٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۰﴾ع

(اور وہ اُن لوگوں کے لیے بھی ہے) جو اِن اگلوں کے بعد آئے ہیں،
جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے اُن سب بھائیوں
کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں
اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان
اور رحیم ہے

آیت 10

- غِلّ: ناراضگی۔ کینہ کی شدت - پوشیدہ دشمنی
- وہ ناراضگی جو دل میں چھپائی جائے اور دشمنی کی حد تک پہنچ جائے

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ 7/43

- غِلّ سے خالی ہونا۔ اہل جنت کے خواص میں سے
- غَلَّ: چوری کرنا، خیانت کرنا (خفیہ طور پر کسی کی چیز اپنے مال اسباب میں شامل کرلینا) وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ 3/161

آیت 10

- ترغیب - کہ بعد کے آنے والوں کو اپنے ان اسلاف کے بارے میں دعا گو ہونا چاہیے کیونکہ یہ ان ہی کی بیش بہا قربانیاں تھیں جو بتوفیقِ الٰہی اسلام کی سربلندی کا باعث ہوئیں اور یہ ان ہی کی جدوجہد تھی جس کے نتیجہ میں دین کی اشاعت کا دائرہ نہایت وسیع ہوا اور آئندہ نسلوں تک پہنچا۔
- اپنے سے پہلے ایمان والوں کے حق میں دعائے مغفرت کرنا علامات ایمان سے ہے۔ اپنا دل کسی دوسرے مسلمان کیلیئے صاف رکھنا ایمان کا تقاضا
- کسی مسلمان کے دل میں کسی دوسرے مسلمان کے لیے بغض نہ ہونا چاہیے، اور مسلمانوں کے لیے صحیح روش یہ ہے کہ وہ اپنے اسلاف کے حق میں دعائے مغفرت کرتے رہیں، نہ یہ کہ وہ ان پر لعنت بھیجیں اور تبرا کریں۔

آیت 10

- بے شک چغل خوری اور کینہ پروری جہنم میں ہے یہ دونوں کسی مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ (حدیث - المعجم الاوسط)
- یہ عین ایمان کا تقاضا ہے کہ ایک مومن کا دل کسی دوسرے مومن کے خلاف نفرت و بغض سے خالی ہو۔
- حضرت انسؓ کی حدیث جس میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو ۳ دن جنت کی بشارت سنائی۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص کا استفسار کہ بھائی، آپ کیا عمل ایسا کرتے ہیں جس کی بنا پر ہم نے حضور (ﷺ) سے آپ کے بارے میں یہ عظیم بشارت سنی ہے؟ انہوں نے کہا میری عبادت کا حال تو آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔ البتہ ایک بات ہے جو شاید اس کی موجب بنی ہو، اور وہ یہ ہے **لا أَجِدُ فِي نَفْسِي غِلًّا لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، وَلا أَحْسِدُهُ عَلَى خَيْرٍ أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ** " میں اپنے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کپٹ نہیں رکھتا اور نہ کسی ایسی بھلائی پر جو اللہ نے اسے عطا کی ہو، اس سے حسد کرتا ہوں (نسائی)

آیت 10 - حسد، بغض، کینہ اور دشمنی کی مذمت

- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر ہر اس شخص کے بارے میں جس کے دل میں مسلمان بھائی سے دشمنی ہو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) فرمان ہوتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ (رواہ الترمذی)
- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرانی امتوں کا مرض چپکے چپکے تمہاری طرف چل کر آگیا ہے وہ مرض حسد اور بغض ہے یہ مونڈ دینے والی صفت ہے میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بالوں کو مونڈ دیتی ہیں بلکہ یہ دین کو مونڈ دیتی ہیں۔ (رواہ الترمذی)

آیت 10

- جب دوسرے مومنین کے لئے دعاء استغفار اور ان کی طرف سے حسد وبغض سے براءت عامہ مومنین کی شان ہے تو صحابہ رسول، جو امت کے اخص الخواص تھے، اور ان کے لئے یہ کیسے قابل تسلیم ہو سکتا ہے کہ وہ عارضی اختلافات اور تنازعات کی بناء پر ایک دوسرے کے بد خواہ، اور ایک دوسرے کے حق میں لعان ہو گئے ہوں گے

1. بغض و نفرت، مَذَمّت و بد گوئی اور سب و شُتُم زندہ مسلمانوں کے حق میں کی جائے تب بھی ایک بڑی برائی ہے
2. مرے ہوئے اسلاف کے حق میں اس کا ارتکاب تو اور زیادہ بڑی برائی ہے، کیونکہ اس نفس کی برائی کا کیا کہنا جو جو مرنے والوں کو بھی معاف کرنے کے لیے تیار نہ ہو

آیت 10

3. سب سے بڑھ کر شدید برائی یہ ہے کہ کوئی شخص ان لوگوں کے حق میں بد گوئی کرے جنہوں نے انتہائی سخت آزمائشوں کے دور میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا حق ادا کیا تھا اور اپنی جانیں لڑا کر دنیا میں اسلام کا وہ نور پھیلایا تھا جس کی بدولت آج ہمیں نعمت ایمان میسر ہوئی ہے

- ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بعد کے آنے والے مسلمانوں کو اپنے سے پہلے گزرے ہوئے اہل ایمان سے بغض نہ رکھنے اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کرنے کی تعلیم دی ہے
- یہاں یہ تین گروہوں کو فَے کا حق دار قرار دیا گیا ہے۔ اول مہاجرین، دوسرے انصار، تیسرے ان کے بعد آنے والے مسلمان
- ان بعد کے آنے والے مسلمانوں سے فرمایا گیا ہے کہ تم سے پہلے جن لوگوں نے ایمان لانے میں سبقت کی ہے ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو۔

آیت 10

- اس آیت میں ایک اہم قانونی حکم
- اس آیت سے استشہاد کرکے حضرت عمرؓ نے مفتوحہ عراق کی اراضی اور جائدادوں کا اور ان ممالک کی سابق حکومتوں اور ان کے حکمرانوں کی املاک کا نیا بندوبست کیا۔
- اسی آیت کی بنا پر عراق کی زمینوں کو مجاہدین میں تقسیم کرنے کے بجائے ان پر خراج عائد کردیا تھا، تاکہ وہ بیت المال میں جاکر تمام آنے والے مسلمانوں کے کام آئے۔
- اس وقت اگرچہ صحابہ کرامؓ کے درمیان رائے منقسم تھی لیکن بالاخر فیصلہ اسی آیت میں موجود رہنمائی سے ہوا اور اسلام میں کسی جاگیرداری نظام کی شروع ہی سے بیخ کنی کردی گئی

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ، وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے، سستی اور کاہلی سے، بزدلی اور کنجوسی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غالب آنے سے اور لوگوں کے تسلط اور غلبہ سے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الأَخْلاَقِ

اے اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں مخالفت، نفاق اور برے اخلاق سے